السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حکیم صاحب اپنے مطلب کا نام سلفی شفاخانہ رکھے ہوئے ہیں۔ جب کہ کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ سلفی دواخانہ نام ہونا چاہیے۔ سلفی شفاخانہ کہنے میں شرک ہے کیا یہ درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

واقعی اصل یہی ہے کہ مطلب کا نام ''سلفی دواخانہ''(1) ہونا چاہیے۔ ہاں البتہ بطور تفاؤل اس کا نام ''سلفی شفاخانہ'' رکھ لیا جائے تو جواز کا پہلو موجود ہے۔ کیونکہ ایک مومن مسلمان کا اعتقاد قطعاً یہ نہیں ہوتا کہ مقام ہذا شفاء میں موثر ہے بلکہ اس کا سراسر یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ ''شفاء من جانب اللہ'' ہے اس بناء پر عام مطبوں کے اوپر آویزاں ہوتا ہے۔ ''ھوالشافی'' اور بعض مقامات پر یہ آیت بھی لکھی ہوتی ہے:

وَإِذا مَرِضتُ فَهُوَ يَشفينِ ﴿٨٠﴾... سورة الشعراء

بہر صورت احتیاطی پہلو یہی ہے کہ اس لفظ کو ترک کردیا جائے۔ کیونکہ امام الحنفاء ابراہیم علیہ السلام نے شفاء کی نسبت کلیتاً اللہ عزوجل کی طرف کی ہے۔ لیکن آیت ہذا میں بیماری کی نسبت انہوں نے اپنی طرف کردی۔

حالانکہ وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے تو یہ صرف ادب کی بناء پر ہے۔ ورنہ بلاشبہ بیماری بھی اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے اسی طرح قرآن مجید میں جنات کا قول ہے:

وَأَنّا لا نَدرى أَشَرٌّ أُريدَ بِمَن فِى الأَرضِ أَم أَرادَ بِهِم رَبُّهُم رَشَدًا ﴿١٠﴾... سورة الجن

آیت ہذا میں ارادہ شر کی نسبت مجہول ہے جب کہ ارادہ خیر کی نسبت بصیغہ معروف ذکر ہوئی ہے یہ بھی محض ادب کے پیش نظر ہے۔

1۔ اطباء کی اصطلاح میں دواخانہ پنساری کی دکان یا اسٹور کو کہا جاتا ہے۔ جب کہ شفاخانہ حکیم وطبیب کی دکان وغیرہ کو کہتے ہیں کہ جہاں بیماریوں کی تشخیص اور پھر ان کے لئے دوائیں تجویز کی جاتی ہیں۔ جن کے استعمال پر اللہ سے شفاء کی امید رکھی جاتی ہے۔ عربی میں ہسپتال کو ''مستشفی'' کہا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں ''شفاء طلب کرنے کی جگہ''۔ (نعیم الحق نعیم رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص593

محدث فتویٰ